تفسیر ابن کثیر جلد سوم

تالیف

مفسر قرآن حضرت امام حافظ عماد الدین ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ متن

ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ

مترجمین

علامہ محمد اکرم الازہری، علامہ محمد سعید الازہری

علامہ محمد الطاف حسین الازہری

زیر اہتمام: ادارہ ضیاء المصنفین ۔ بھیرہ شریف

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور کراچی پاکستان

چاند کتاب محل ڈسکہ

ہے: وَلِنَجْعَلَهٗٓ اٰيَةً لِّلنَّاسِ (مریم:21) ''اور (مقصد یہ ہے کہ) ہم اسے لوگوں کیلئے اپنی نشانی بنائیں''۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آیت کریمہ میں ''الْعٰلَمِيْنَ'' سے مراد جن وانس ہیں۔

إِنَّ هٰذِهٖٓ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ وَّأَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ ﴿٩٢﴾ وَتَقَطَّعُوْٓا أَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ ۖ كُلٌّ إِلَيْنَا رٰجِعُوْنَ ﴿٩٣﴾ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ ۚ وَإِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ ﴿٩٤﴾

''(اے ان انبیاء کو ماننے والو)، یہی (توحید) تمہارا دین ہے جو ایک دین ہے۔ اور میں تمہارا پروردگار ہوں پس میری بندگی کیا کرو۔ مگر لوگوں نے پارہ پارہ کر ڈالا اپنے دین کو آپس میں: (آخرکار) سب ہماری طرف ہی لوٹنے والے ہیں۔ پس جو شخص کرتا رہا کوئی نیک کام بشرطیکہ وہ مومن ہو تو رائیگاں نہیں جانے دیا جائے گا اس کی کوشش کو۔ اور ہم اسکے لئے (اس کے عملوں کو) لکھنے والے ہیں''۔

حضرات ابن عباس، مجاہد، سعید بن جبیر اور عبدالرحمٰن بن زید فرماتے ہیں کہ آیت کریمہ میں ''امۃ'' سے مراد دین ہے یعنی تمہارا دین ایک دین ہے۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ لوگوں کیلئے وہ چیزیں بیان فرما رہا ہے جن سے انہیں احتراز کرنا ہے اور جنہیں بجالانا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہارا طریقہ ایک ہی طریقہ ہے یعنی یہ تمہاری شریعت ہے جسے میں نے واضح طور پر تمہارے لیے بیان کر دیا ہے۔ ''ھٰذہ''، ''ان'' کا اسم ہے اور ''امتکم'' اس کی خبر۔ ''امۃ واحدۃ'' حال ہونے کی بناء پر منصوب ہے۔ فرمایا: وَاَنَا رَبُّكُمْ۔ اسی طرح ایک اور مقام پر فرمایا: يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ۔ وَاَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ (المومنون:51-52) ''اے پیغمبر! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور اچھے عمل کرو۔ میں تمہارے اعمال سے خوب واقف ہوں اور یہی تمہارا دین ہے، وہ ایک ہی ہے اور میں تمہارا رب ہوں، مجھ سے ڈرو''۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ''ہم گروہ انبیاء علاتی بھائی ہیں، ہمارا دین ایک ہے''(1)۔ یعنی شریعتیں اگرچہ مختلف تھیں لیکن ہر ایک کا مقصود اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت ہے جیسا کہ فرمایا: لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا (المائدہ:48) ''ہم نے تم میں سے ہر ایک کیلئے بنائی ہے ایک شریعت اور عمل کی راہ''۔ اس کے بعد فرمایا: وَتَقَطَّعُوْٓا یعنی امتیں اپنے رسولوں کے بارے میں دو حصوں میں بٹ گئیں، کچھ نے ان کی تصدیق کی اور کچھ ان کی تکذیب کرنے لگے، اس لئے فرمایا: كُلٌّ اِلَيْنَا رٰجِعُوْنَ، یعنی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اس کے اچھے برے اعمال کی جزا دے گا، اس لئے فرمایا: فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ اس طرح ایک اور جگہ فرمایا: اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا (الکہف:30) ''ہم ضائع نہیں کرتے کسی کا اجر جو عمدہ کام کرتا ہے''۔ یعنی کسی کا عمل اکارت نہیں جائے گا بلکہ اس کی قدر کی جائے گی اور ذرہ بھر بھی کسی پر ظلم نہیں کیا جائے گا اس لئے فرمایا: وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ یعنی تمام اعمال لکھ کر محفوظ کیے جا رہے ہیں اور ان میں سے کوئی عمل ضائع نہیں ہوگا۔

وَحَرٰمٌ عَلٰى قَرْيَةٍ أَهْلَكْنٰهَآ أَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٩٥﴾ حَتّٰٓى إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوْجُ وَمَأْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ ﴿٩٦﴾ وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَإِذَا هِيَ شَاخِصَةٌ أَبْصَارُ الَّذِيْنَ

1۔ فتح الباری، کتاب الانبیاء، جلد 6 صفحہ 477-478

كَفَرُوْا ۭ يٰوَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا بَلْ كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝

''اور ناممکن ہے اس بستی کے لئے جس کو ہم نے برباد کر دیا کہ اسکے باشندے پھر لوٹ کر آئیں۔ یہاں تک کہ جب کھول دیئے جائیں گے یاجوج اور ماجوج اور وہ ہر بلندی سے بڑی تیزی کے ساتھ نیچے اترنے لگیں گے۔ (تب معلوم ہوگا کہ) قریب آگیا ہے سچا وعدہ تو اس وقت تاڑے لگ جائیں گی نظریں ان لوگوں کی جنہوں نے کفر کیا تھا۔ (کہیں گے) صد حیف! ہم تو غافل رہے اس امر سے بلکہ ہم تو ظالم تھے''۔

حضرت ابن عباس اس آیت وَحَرٰمٌ ۔ کا یہ مفہوم بتاتے ہیں کہ ہلاک شدہ بستی کے باشندوں کا ہلاکت کے بعد دنیا کی طرف نہ لوٹنا ضروری اور مقدر کر دیا گیا ہے۔ ایک اور روایت میں آپ رضی اللہ عنہ لَا يَرْجِعُوْنَ کا یہ معنی بتاتے ہیں کہ وہ توبہ نہیں کریں گے لیکن پہلا قول زیادہ واضح ہے۔ اس کے بعد فرمایا: حَتّٰٓي اِذَا فُتِحَتْ ... ہم پہلے یہ بیان کر چکے ہیں کہ یاجوج ماجوج نسل آدم علیہ السلام سے ہیں بلکہ وہ حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے یافث کی اولاد سے ہیں جن سے ترک نسل چلی اور یہ بھی انہی کا ایک گروہ ہے، انہیں اس دیوار کے پیچھے چھوڑ دیا گیا جس کی تعمیر ذوالقرنین نے کی تھی اور کہا تھا: هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّيْ ۚ فَاِذَا جَاۗءَ وَعْدُ رَبِّيْ جَعَلَهٗ دَكَّاۗءَ ۚ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّيْ حَقًّا ۝ وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَىِٕذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ (الکہف:98-97)۔ ''یہ میرے رب کی رحمت ہے اور جب میرے رب کا وعدہ آجائے گا تو وہ اسے ریزہ ریزہ کر دے گا اور اس دن ہم بعض کو واگزار کر دیں گے کہ وہ دوسروں میں گھس جائیں گے'' اور یہاں فرمایا: حَتّٰٓي اِذَا فُتِحَتْ ۔ حدب کا معنی ہے اونچی جگہ۔ وہ قیامت کے قریب ہر اونچی جگہ سے نکل کر زمین میں فساد برپا کر دیں گے۔ ان کے خروج کی حالت اس طرح بیان ہو رہی ہے گویا سامع اپنی آنکھوں سے اس چیز کا مشاہدہ کر رہا ہے۔ یہ اس ذات کی طرف سے خبر دی جا رہی ہے جو ماضی، حال اور مستقبل کی ہر چیز سے واقف ہے اسے تمام غیبی چیزوں کا علم ہے اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کچھ لڑکوں کو کھیلتے ہوئے اور ایک دوسرے کے اوپر اچھلتے کودتے دیکھا تو فرمایا کہ یاجوج ماجوج اسطرح نکلیں گے(1)۔ متعدد احادیث میں ان کے خروج کا ذکر موجود ہے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یاجوج ماجوج کو کھول دیا جائے گا تو وہ لوگوں پر اس طرح چڑھ دوڑیں گے جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ ہر اونچی جگہ سے تیزی کے ساتھ اترتے چلے جائیں گے۔ وہ نکل کر لوگوں پر چھا جائیں گے۔ مسلمان ان سے دور اپنے شہروں اور قلعوں میں سمٹ جائیں گے اور اپنے جانور بھی ساتھ لے جائیں گے۔ یاجوج ماجوج زمین کا سارا پانی چٹ کر جائیں گے۔ ان کی یہ کیفیت ہوگی کہ ان میں سے بعض نہر کے پاس سے گذریں گے اور اس کا سارا پانی پی کر اسے خشک بنا چھوڑیں گے یہاں تک کہ جب ان کے بعد دوسرا ٹولہ اس نہر سے گذرے گا تو کہے گا کہ کسی زمانے میں یہاں پانی ہوگا۔ جب قلعوں اور شہروں میں پناہ گزیں مسلمانوں کے سوا کوئی نہیں بچے گا تو یہ کہیں گے کہ ہم زمین والوں سے تو فارغ ہو گئے۔ اب آسمان والے باقی رہ گئے ہیں، پھر ان میں سے ایک اپنا نیزہ گھما کر آسمان کی طرف پھینکے گا تو وہ خون سے آلودہ ہو کر نیچے گرے گا، یہ ایک آزمائش ہوگی۔ اسی اثناء میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان کی گردنوں میں کیڑے رینگنے لگیں گے، اس وبا سے وہ سبھی مر جائیں گے اور ان کی آواز سنائی نہیں دے گی۔ مسلمان کہیں گے کہ کوئی ایسا شخص ہے جو ہماری خاطر اپنی جان خطرہ میں ڈال کر جائے اور دیکھ کر آئے کہ یہ دشمن کس حال میں ہے۔ چنانچہ ان میں سے ایک شخص خود کو مقتول سمجھتے ہوئے صرف اللہ تعالیٰ کے واسطے ان کی طرف نکل کھڑا ہوگا۔ جب

1۔ تفسیر طبری، جلد 17 صفحہ 88

کی مشیت کے خلاف کرنے والے کون ہیں۔ یہ جو تم ہمیں حکم دے رہے ہو کہ ان مسکینوں پر خرچ کرو، اس میں تم واضح غلطی پر ہو۔ ابن جریر کے بقول اس بات کا احتمال ہے کہ اس فرمان اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ کے مخاطب کفار ہوں۔ اہل ایمان کے ساتھ مناظرہ کے دوران جب کفار نے مذکورہ بالا ہرزہ سرائی کی تو جواب میں اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ فرمایا کہ تم کھلی گمراہی میں ہو(1)۔ لیکن یہ احتمال محل نظر ہے۔

وَ یَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝ مَا یَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَ هُمْ یَخِصِّمُوْنَ ۝ فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ تَوْصِیَةً وَّ لَاۤ اِلٰۤى اَهْلِهِمْ یَرْجِعُوْنَ ۝

"اور کافر کہتے ہیں یہ وعدہ کب آئے گا اگر تم سچے ہو (تو اس وقت مقررہ کو بتادو) یہ (نابکار) نہیں انتظار کر رہے مگر اس ایک گرج کا جو (اچانک) انہیں دبوچ لے گی جب وہ بحث مباحثہ کر رہے ہوں گے۔ پس نہ وہ (اس وقت) کوئی وصیت کر سکیں گے اور نہ اپنے گھر والوں کی طرف لوٹ کر آسکیں گے"۔

کفار وقوع قیامت کو محال سمجھتے ہوئے کہتے کہ یہ وعدہ کب پورا ہوگا اور کب قیامت قائم ہوگی۔ جواب میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: مَا یَنْظُرُوْنَ ۔ یعنی انہیں صرف ایک گرج کا انتظار ہے جو انہیں دبوچ لے گی جبکہ وہ بحث مباحثہ کر رہے ہوں۔ صیحۃ (گرج) سے مراد صور ہے۔ جب صور پھونکا جائے گا تو ہر چیز پر وحشت اور گھبراہٹ طاری ہو جائے گی۔ لوگ بازاروں میں اور کاروباری مقامات پر حسب معمول بحث مباحثہ کر رہے ہوں گے اور روزمرہ کے امور انجام دے رہے ہوں گے کہ اسی اثناء میں حضرت اسرافیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے صور پھونک دیں گے جو کافی دیر جاری رہے گا۔ روئے زمین پر ہر ایک اپنے کان کھڑے کر لے گا اور آسمان سے آنے والی اس ہولناک آواز کو غور سے سنے گا، پھر لوگوں کو میدان محشر کی طرف لے جایا جائے گا اور آگ انہیں ہر طرف سے گھیرے ہوئی ہوگی۔ اس نازک اور خوفناک صورتحال میں اتنی مہلت بھی نہیں ہوگی کہ وہ وصیت کر سکیں اور نہ انہیں اپنے گھر والوں کی طرف واپس لوٹایا جائے گا۔ اس آیت کے متعلق بہت سے آثار اور احادیث وارد ہوئے ہیں جنہیں ہم نے کسی دوسرے مقام پر بیان کر دیا ہے(2)۔ اس پہلے نفخہ کے بعد دوسرا نفخہ ہوگا جس کے سبب اس حی و قیوم ذات کے سوا ہر ایک مر جائے گا۔ اس کے بعد تیسرا نفخہ ہوگا جس سے سب دوبارہ جی اٹھیں گے۔

وَ نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ یَنْسِلُوْنَ ۝ قَالُوْا یٰوَیْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ﱃ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَ صَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ۝ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِیْعٌ لَّدَیْنَا مُحْضَرُوْنَ ۝ فَالْیَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَیْــٴًـا وَّ لَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

"اور (دوبارہ جب) صور پھونکا جائے گا تو فوراً وہ اپنی قبروں سے نکل نکل کر اپنے پروردگار کی طرف تیزی سے جانے لگیں گے (اس وقت) کہیں گے ہائے ہم برباد ہو گئے! کس نے ہمیں اٹھا کھڑا کیا ہے ہماری خوابگاہ سے۔ (آواز آئے گی) یہ وہی ہے جس کا رحمٰن نے وعدہ فرمایا تھا اور سچ کہا تھا (اس کے) رسولوں نے۔ نہیں ہوگی مگر ایک زوردار کڑک، پھر وہ فوراً سب کے سب ہمارے سامنے حاضر کر دیے جائیں گے۔ پس آج نہیں ظلم کیا جائے گا کسی پر ذرہ بھر اور نہ ہی بدلہ دیا جائے گا

1۔ تفسیر طبری، جلد 23، صفحہ 13 2۔ دیکھئے تفسیر سورۃ الانعام: 73، تفسیر سورۃ نمل: 87

فرماتے ہیں: ''قیامت کے دن کچھ مسلمان پہاڑوں جیسے گناہ لے کر آئیں گے، اللہ تعالیٰ ان کے گناہ بخش دے گا اور انہیں یہود و نصاریٰ پر ڈال دے گا'' (1)۔ ایک اور روایت میں آپ ﷺ فرماتے ہیں: ''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو ایک یہودی یا نصرانی دے گا اور فرمایا جائے گا کہ یہ جہنم سے تمہارا فدیہ ہے''۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے راوی حدیث حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کو تین مرتبہ قسم دی تو انہوں نے قسم اٹھا کر کہا کہ یہ واقعی حدیث ہے (2)۔ یہ آیت ان آیات کی طرح ہے: تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي نُورِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا (مریم: 63) ''یہ وہ جنت ہے جس کا ہم اسے وارث بنائیں گے جو ہمارے بندوں سے متقی ہوگا''۔ وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ (الزخرف: 72) ''اور یہی وہ جنت ہے جس کے تم وارث بنائے گئے ہو ان اعمال کے باعث جو تم کیا کرتے تھے''۔ مجاہد اور سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ رومی زبان میں باغ کو فردوس کہتے ہیں۔ کسی سلف کا کہنا ہے کہ باغ کو فردوس اس وقت کہتے ہیں جب اس میں انگور ہوں (3)۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُلَالَةٍ مِنْ طِينٍ ۝ ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نُطْفَةً فِي قَرَارٍ مَكِينٍ ۝ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظَامًا فَكَسَوْنَا الْعِظَامَ لَحْمًا ثُمَّ أَنْشَأْنَاهُ خَلْقًا آخَرَ ۚ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ۝ ثُمَّ إِنَّكُمْ بَعْدَ ذَٰلِكَ لَمَيِّتُونَ ۝ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تُبْعَثُونَ ۝

''اور بے شک ہم نے پیدا کیا انسان کو مٹی کے جوہر سے۔ پھر ہم نے رکھا اسے پانی کی بوند بنا کر ایک محفوظ مقام میں۔ پھر ہم نے بنا دیا نطفہ کو خون کا لوتھڑا پھر ہم نے بنا دیا اس لوتھڑے کو گوشت کی بوٹی پھر ہم نے پیدا کر دیں اس بوٹی میں ہڈیاں، پھر ہم نے پہنا دیا ان ہڈیوں کو گوشت۔ پھر (روح پھونک کر) ہم نے اسے دوسری مخلوق بنا دیا۔ پس بڑا بابرکت ہے اللہ جو سب سے بہتر بنانے والا ہے۔ پھر یقیناً ان مرحلوں سے گزرنے کے بعد تم مرنے والے ہو۔ پھر بلاشبہ تمہیں روز قیامت (قبروں سے) اٹھایا جائے گا''۔

انسانی تخلیق کی ابتدا کے متعلق بتایا جا رہا ہے کہ آدم علیہ السلام کو مٹی کے جوہر سے پیدا کیا گیا۔ یہ مٹی کیچڑ تھی اور بجنے والی تھی اس کے بعد مادہ منویہ اولاد آدم کی اصل ٹھہرا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سُلَالَةٍ مِنْ طِينٍ کا معنی بتاتے ہیں صاف پانی اور قتادہ اس سے مراد مٹی آدم لیتے ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق مٹی سے ہوئی، اس لئے انہیں طین (مٹی) کہا۔ قتادہ کہتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام مشت خاک سے پیدا کیے گئے۔ یہی معنوی لحاظ سے موزوں اور ظاہر کے زیادہ قریب ہے جیسا کہ فرمایا: وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَكُمْ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ إِذَا أَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُونَ (الروم: 20) ''اور اس کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ اس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا پھر تم اچانک بشر بن کر (زمین میں) پھیل رہے ہو''۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو ایک مٹھی خاک سے پیدا کیا جو تمام زمین سے لی تھی اس لئے اولاد آدم اس اعتبار سے مختلف ہے۔ کوئی ان میں سے سرخ ہے، کوئی سفید، کوئی سیاہ، کوئی اور رنگ کا، کوئی بد، کوئی نیک اور کوئی ان کے بین بین'' (4)۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نُطْفَةً میں ضمیر مفعول کا مرجع جنس

1۔ صحیح مسلم، کتاب التوبۃ، جلد 4 صفحہ 2120 2۔ صحیح مسلم، کتاب التوبہ، جلد 4 صفحہ 2119 3۔ المحرر الوجیز-289-288
4۔ سنن ابی داؤد، کتاب السنۃ، جلد 4 صفحہ 222، مسند احمد، جلد 4 صفحہ 400-406 وغیرہ